شیخ ابو سعیدِ ابوالخیرؒ

فارسی کے عظیم المرتبت صُوفی شاعر اور شیخِ طریقت شیخ ابو سعید ابنِ شیخ ابوالخیر ۳۵۷ھ بمطابق ۹۶۷ء میں میہنہ نامی ایک گاؤں میں پیدا ہُوئے۔ یہ شہر وسطی ایشائی جمہُوریہ ترکمانستان کے دارالحکومت عشق آباد سے آٹھ کلومیٹر دُور ہے۔ ۴۴۰ھ بمطابق ۱۰۴۹ء میں یہیں آپ کا انتقال ہُوا اور مزار مبارک بھی یہیں ہے۔

آپ دینی عُلُوم کے حصول سے فارغ ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے لگے تھے۔ مختلف علاقوں میں جاجا کر مشائخ سے ملتے اور استفادہ کرتے تھے۔ وہ پہلے ایرانی شیخ طریقت ھیں جنھوں نے اپنے عارفانہ افکار کے بیان کے لیے شاعری کا وسیلہ اختیار کیا۔ سنائی اور رُومی جیسے نامور شعراء نے اُنھی کے خرمن کی خوشہ چینی کی۔

فارسی رُباعی گوئی میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ کی رُباعیوں کا اہم موضوع توحید' مُناجات' پندو موعظت' اخلاق وحکمت اور عشق ومحبّت ہیں۔ یہ رُباعیاں اتنی سادہ اور دِلکش زبان میں کہی ہیں کہ بالکل آج کل کی فارسی میں کہی گئی معلوم ہوتی ہیں۔

رُباعی: رُباعی کا لفظ عَرَبی لفظ "رُبع" سے نکلا ہے۔ اِس کا لفظی مطلب ہے چار۔ چونکہ یہ صنفِ سخن چار چار مصرعوں پر مشتمل ہوتی ہے' اِس لیے اِسے "رُباعی" کہا جاتا ہے۔ اِس کا پہلا' دوسرا اور چوتھا مصرع آپس میں ہم قافیہ وہم ردیف ہوتے ہیں۔ بعض اوقات تیسرے مصرعے میں بھی وہی قافیہ وردیف استعمال کرلیے جاتے ہیں۔ یہ ایک قدیم صنفِ سخن ہے اور فلسفیانہ وحکیمانہ موضوعات کے اظہار کے لیے پسند کی جاتی ہے۔ فارسی رباعی کے کچھ مخصوص اوزان ھیں کسی اور وزن میں کہے گئے چار مصرعے رُباعی نہیں کہلائیں گے۔ رُباعی کے موضوعات کا دائرہ اب خاصا وسیع ہو گیا ہے اور اِس میں عاشقانہ' رندانہ اور صوفیانہ مباحث کے علاوہ سماجی' معاشرتی اور سیاسی موضوعات بھی داخل ہوچکے ہیں۔

فارسی رُباعی نگاروں میں حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر کے علاوہ بابا طاہر عریاں اور حکیم عمر خیّام بہت مقبول ومعروف ہیں۔

☆☆☆

رُباعیّاتِ ابو سعید ابو الخیرؒ

(۱)

راهِ تو به هر رَوش که پَویند، خوش است
وصلِ تو به هر جهت که جویند، خوش است
رویِ تو به هر دیده که بینند نکوُ است
نامِ تو به هر زبان که گویند خوش است

(۲)

خواهی که ترا دولتِ ابرار رسد
مپسند که از تو به کس آزار رسد
از مرگ مَیندیش وغمِ رِزق مخورا
کاین هر دو به وقتِ خویش نا چار رسد

(۳)

یارب! به کَرَم بر منِ درویش نِگر
در من مَنِگر، در کرم خویش نِگر
هرچند نَیَم لایقِ بخشَایشِ تو
بر حالِ منِ خستهٔ دل رِیش نِگر

فرهنگ

پُویند	:	[مصدر: پُوییدن:دوڑنا]فعلِ مضارع ' وہ دوڑیں۔
دیدِہ	:	آنکھ۔
مَپَسند	:	پسندنہ کر۔ [پسندیدن مصدرسے فعل نہی]
آزار	:	تکلیف۔
مَیَندیش	:	اندیشہ نہ کر۔[اندیشیدن مصدرسے فعل نہی]
مخور	:	نہ کھا۔ [خوردن مصدرسے فعلِ نہی]
نِگر	:	دیکھ [نگریستن مصدرسے فعلِ امر]
نَیَم	:	[نہ+اَم] مَیں نہیں ہوں۔
خَستِہ	:	تھکا ھارا، ٹوٹا پُھوٹا۔
دلِ ریش	:	[دِل +ریش] زخمی دل۔

تمرین

۱۔ درریاعیِ اوّل شاعر چہ کسی راخطاب کردہ است؟

۲۔ اگر خواہی کہ دولتِ ابرار بہ تو رسد باید چکار کنی؟

۳۔ شاعر دربارۂ مرگ ورزق چہ گفتہ است؟

۴۔ شاعر چراگفتہ است کہ لایقِ بخشش تونیستم؟

۵۔ آیا بہ کسی آزار رساندن خوب است؟

۶۔ دوسری اور تیسری رُباعی میں آنے والے افعالِ نہی سے افعالِ امربنایئے۔

۷۔ سبق میں سے مرکّبِ اضافی اور مرکّبِ توصیفی الگ الگ لکھیے۔

۸۔ قافیے اور ردیفیں پہچانیے۔

☆☆☆